الجامعة البنورية العالمية
پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ سائٹ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
Email: daruliftа@gmail.com Web: http://fatawa.binoria.org Ph: +92-21-2560300/2560400 Fax: +92-21-2561516

Name :> beenish
Address :> usa
Sebject :> KHULA

Serial No :> 4128
Fatwa No :> 38-35
Date :> 31/3/2008
Email :>

Question :>
I need more information regarding Khulla from a wife side to her husband. How is the process and all detailed steps. I would highly apperciated. Thank You.

محترم جناب مفتی صاحب

لڑکی (والوں) کی طرف سے خلع کے مطالبہ کے متعلق تفصیلات سے آگاہ فرمائیں

شکریہ

بینش امریکا

الجواب حامداً ومصلیاً

بغیر کسی وجہ کے عورت کا اپنے شوہر سے طلاق یا خلع کا مطالبہ کرنا شرعاً درست نہیں ہے بہت سخت گناہ کی بات ہے احادیث پاک میں اس پر بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں حتیٰ کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو عورت بغیر کسی وجہ کے اپنے شوہر سے خلع یا طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے اور ایک حدیث میں ایسی عورتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق قرار دیا ہے اس لیے بلا وجہ خلع یا طلاق کا مطالبہ کرنے سے احتراز لازم ہے تاہم اگر واقعی بیوی کو اپنے شوہر سے کوئی تکلیف ہو جس کی وجہ سے آئندہ ان دونوں کا باہم ازدواجی حیثیت سے نباہ کرنے اور زندگی گزارنے کی کوئی صورت ممکن نہ ہو تو اس صورت میں عورت کا اپنے شوہر سے خلع کا مطالبہ کرنا اور پھر دونوں میاں بیوی کا مہر کی معافی وغیرہ کے عوض باہمی رضامندی سے عقد خلع کر لینا شرعاً بھی جائز اور درست ہے اور اس طرح فریقین کی باہمی مرضی سے کئے گئے خلع کی وجہ سے عورت پر طلاق بائن واقع ہو کر ان دونوں کا نکاح بھی ختم ہو جائے گا ۔

وفی القرآن الکریم ۔ الا ان یخافا الا یقیما
حدود اللہ فان خفتم ــــ فلا جناح علیہما فیما
افتدت بہ ــــ البقرۃ

وفی الترمذی ۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایما امرأۃ اختلعت من زوجہا من غیر بأس
لم ترح رائحۃ الجنۃ ص ۲۲۴ ج ۱ = جاری ــــ ہے

وفي ابوداؤد = عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ايما امرأة سألت زوجها طلاقاً في غير ما بأس فحرام —
عليها رائحة الجنة ص٣٠٣
وفيها ايضاً = عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ابغض الحلال الى الله عز وجل الطلاق ص٢٩٦
وفي الدر المختار = (ولا بأس به عند الحاجة) للشقاق بعدم
الوفاق (بما يصلح للمصر) الخ ص٤٤١ ج٣
وفي الشامية (قوله للشقاق) أي لوجود الشقاق وهو
الاختلاف والتخاصم ——— السنة اذا وقع بين الزوجين
اختلاف أن يجتمع اهلهما ليصلحوا بينهما فان لم يصطلحا ———
جاز الطلاق والخلع. الخ ص٤٤١ ج٣
وفي الدر المختار = (و) حكمه (أن الواقع به) ولو بلا مال (و بالطلاق)
الصريح (على مال طلاق بائن) الخ ص٤٤٤ ج٣
وفي الهندية = اذا تشاق الزوجان وخافا أن لا
يقيما حدود الله فلا بأس بأن تفتدي نفسها منه بمال
يخلعها به فاذا فعلا ذالك وقعت تطليقة بائنة ولزمها المال ص٤٨٨ ج١
وفي الدر المختار = (وكره) تحريما (اخذ شئ) ———
(ان نشز وان نشزت لا) ولو نشوزا ايضاً ولو بالاكثر بما
اعطاها على الاوجه كذا في الهندية والبحر الخ ص٤٤٥ ج٣

والله اعلم بالصواب
كتبه عبد الحكيم عفى عنه
دار الافتاء جامعة بنورية كراچی
٢٩ - ربيع الاول ١٤٢٩ھ

الجواب صحيح
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
٢٩ ربیع الاول ١٤٢٩

الجواب صحيح
عبد الله شوکت
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
٢٩ ربیع الاول ١٤٢٩ھ

نائب رئيس دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

رئيس دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

دار الافتاء جامعة بنورية العالمية سائٹ کراچی

9/6/08